مرکزی مدرسہ بورڈ

ہندوستانی مسلمانوں کا جمہوری حق

مرکزی مدرسہ بورڈکی حمایت نے اب ملک بھر میں ایک تحریک کی صورت اختیار کرلی ہے۔ علماے اہل سنت متفقہ طور پر بورڈکی مشروط حمایت کر رہے ہیں. اس سلسلے میں باضابطہ ایک کمیٹی بنام "آل انڈیا مدرسہ کوآرڈی نیشن کمیٹی" کی تشکیل عمل میں آچکی ہے، کمیٹی نے جاری شدہ ایکٹ میں ترمیم و اصلاح کے بعد اپنی سفارشات مرکزی وزیر تعلیم کو سونپ دی ہیں۔ اہل سنت کے تمام رسائل و جرائد مسلسل اس کی حمایت میں لکھ رہے ہین۔ جگہ جگہ اس کی حمایت میں پروگرام ہو رہے ہیں، اخبارات میں بیانات جاری کیے جارہے ہیں۔ اس مہم کو مزید آگے بڑھانے کی ضرورت ہے، انڈیا نیوز ویکلی دھلی نے بھی مرکزی مدرسہ بورڈ کے حوالے سے اپنی کور اسٹوری شائع کردی ہے، جس میں علماے دیوبند کی بے بنیاد مخالفت پر علماے اہل سنت کی حمایت کو ترجیح دی گئی ہے۔ مدارس اہل سنت کے ذمہ داروں سے ہماری اپیل ہے کہ وہ اولین فرصت میں مدارس کے لیٹر پیڈ پر چند سطروں میں بنام مرکزی وزیر کپل سبل اپنا مطالبہ لکھیں کہ ہم آل انڈیا مدرسہ کوآرڈی نیشن کمیٹی کی پیش کردہ ترمیم و اصلاح کے مطابق مرکزی مدرسہ بورڈکی تشکیل چاہتے ہیں، مطالبہ نامہ مرکزی وزیر تعلیم کو ارسال کریں یا حسبِ ذیل پتے پر ارسال کریں تاکہ حکومت کو باضابطہ پیش کیا جاسکے۔

مبارک حسین مصباحی۔

کنوینر آل انڈیا مدرسہ کوآرڈی نیشن کمیٹی۔ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ یو۔پی۔

سید تنویر الدین خدانمائی

— صدر شعبۂ فارسی، جامعہ عثمانیہ، حیدر آباد —

جامعہ عثمانیہ کے صدر شعبۂ فارسی ڈاکٹر سید تنویر الدین خدا نمائی سے "مرکزی مدرسہ بورڈ" کے حوالے سے سوال کیا تو انھوں نے کہا کہ یہ ہمارا جمہوری حق ہے اور اس کی تشکیل ہمارے لیے ضروری ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مزید فرمایا کہ ۳؍ دسمبر ۲۰۰۶ء میں دہلی میں منعقد ہونے والی میٹنگ میں شریک تھا، جس کی صدارت مرکزی وزیر جناب ارجن سنگھ کر رہے تھے اور جسٹس صدیقی صاحب نے اس میٹنگ کو بلایا تھا۔ اس میں ممتاز ماہر تعلیم مسٹر فاطمی سینٹرل منسٹر بھی شریک تھے۔ صبح ۱۰ بجے سے شام ۶ بجے تک میٹنگ چلتی رہی، لوگ اظہارِ خیالات کرتے رہے۔ جس میں ۹۵؍ تا ۹۷؍ فی صد دیوبندی، ندوی، وہابی، جماعت اسلامی کے لوگ شریک تھے۔ اہلِ سنت کی چند لوگوں نے نمائندگی کی۔ اس میں یونیورسٹی کے دانش وروں کی بھی نمائندگی تھی۔

یہاں پر دیوبندی، ندوی، جماعتِ اسلامی اور وہابی لابی نے مدرسہ بورڈ سے متعلق جن خدشات اور اندیشوں کا ذکر کیا وہ بے بنیاد اور سطحی تھا، مدرسہ بورڈ سے متعلق جو لٹریچر جسٹس صدیقی صاحب نے فراہم کیے تھے ان لوگوں نے ان کی ایک سطر بھی پڑھنا گوارا نہیں کیا، جب کہ اس میں ان کے ہر ایک خدشات کا جواب موجود تھا۔ اس میٹنگ میں ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ یو. پی. سارے ہندوستان کی نمائندگی کر رہا ہے اور دیوبند تمام مسلمانوں کی، جب کہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ یو. پی. سارے ہندوستان کا نمائندہ نہیں ہے اور دیوبند تمام وہابیوں کا ضرور نمائندہ ہو سکتا ہے لیکن تمام مسلمانوں کا ہرگز نمائندہ نہیں ہو سکتا۔ حکومت کو چاہیے کہ وہابیوں کو تمام مسلمانانِ ہند کا نمائندہ نہ سمجھے۔ دن رات اقتدار کے اطراف گھومنے والے کبھی بھی مسلمانوں کے حقیقی نمائندے نہیں ہوسکتے۔

اس سیمینار میں وہابی لابی کے ذمے دار بیرونی ممالک سے فنڈ حاصل کرنے کے اجازت ناموں کو حکومت کی جانب سے عدم اجرائی پر احتجاج کرنے میں اپنا وقت ضائع کر رہے تھے اور یہ بات بھی کہہ رہے تھے کہ ہماری پانچ ہزار درخواستیں منظوری کے لیے زیرِ التوا پڑی ہوئی ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ کیوں مرکزی مدرسہ بورڈ کی مخالفت کر رہے ہیں۔

مسلم پرسنل لا بورڈ بھی مسلمانوں کا تنہا نمائندہ نہیں رہا، کیوں کہ وہابیوں نے اسے ہائی جیک کر لیا ہے۔ اس لیے اس کا فیصلہ

تمام مسلمانوں کا فیصلہ نہیں ہے۔ حکومت خود مسلم تعلیمی اداروں سے رائے لے کر فیصلہ کرے اور مرکزی مدرسہ بورڈ کو فوری قائم کرے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کے ممتاز ماہر تعلیم پی. کے. انعام دار پونہ مہاراشٹر جن کے صرف ایک ادارے میں پچیس ہزار طلبہ و طالبات کے. جی. (K.G.) سے پوسٹ گریجویٹ (P.G.) تک کئی پروفیشنل کورسیز میں زیرِ تعلیم ہیں، اس سیمینار میں شریک تھے اور مرکزی مدرسہ بورڈ کی تائید کر رہے تھے۔ جناب شیخ ابو بکر احمد کالی کٹ جن کی تعلیمی خدمات سے کیرالا کا گوشہ گوشہ روشن ہے۔ آپ جیسے مسلمانوں کی علمی نمائندگی کرنے والوں نے مرکزی مدرسہ بورڈ کے قیام کی پُر زور تائید کی۔

از: احمد حسن رضوی قادری
چیف ایڈیٹر ماہ نامہ بطحا، حیدر آباد

مجلس علمائے اسلام، مغربی بنگال

لال مسجد، اکرا روڈ، مٹیا برج، کولکاتا

مرکزی مدرسہ بورڈ کے قیام پر پورے ہندوستان میں ایک اضطرابی کیفیت پائی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ (علماے دیوبند) شدت کے ساتھ بورڈ کے قیام کی مخالفت کر رہا ہے جب کہ قیام کی صورت میں دس ممبران میں سے ۷/ ممبران کے خواہاں بھی ہے۔ دوسرا طبقہ (علماے اہلِ سنت) بورڈ کے قیام کو مشروط طور پر ماننے کو تیار ہے۔

واضح رہے کہ ۳/ نومبر ۲۰۰۹ء کو مرکزی وزیر فروغ انسانی وسائل کپل سبل نے مسلم ممبرانِ پارلیمنٹ کی ایک میٹنگ بلائی جس میں مرکزی مدرسہ بورڈ کے قیام کی تجویز رکھی اور ایک مسودہ تمام شرکا میں تقسیم کیا گیا کہ کس نہج اور ضابطے کے تحت بورڈ کو عملی شکل دی جائے، وہ تفصیلات پڑھ لیں۔ ان تفصیلات پر غور و فکر کرنے کے بعد یہ باتیں سامنے آئیں کہ مذکورہ مسودہ کو اگر مسلمان من و عن تسلیم کر لیں تو اس سے علم دین کی روح نکل جائے گی، ساتھ ہی ساتھ علم دین کے اصل مغز سے طلبہ دور ہوتے چلے جائیں گے اور مدارس کی حقیقی شناخت ختم ہونی شروع ہو جائے گی۔ ان خدشات سے بچنے کے لیے عالم، اسلام کی عظیم اسلامی درس گاہ الجامعۃ الاشرفیہ کے اربابِ حل و عقد اور آل انڈیا مدرسہ کو آرڈی نیشن کمیٹی نے مرکزی حکومت کو جو سفارشات پیش کی ہیں ہم ان کی تائید وحمایت کرتے ہیں۔

مغربی بنگال کے علما اور اربابِ علم و فکر نے بھی بڑی سنجیدگی کے ساتھ ملکی سطح پر اس سلگتے ہوئے مسئلہ پر لائحۂ عمل طے کرنے کے لیے مجلسِ علمائے اسلام مغربی بنگال کے بینر تلے ۱۲/ نومبر ۲۰۰۹ء کو ایک نشست کلکتہ کے زکریا اسٹریٹ، صالح جی مسافر خانہ میں ہوئی۔ کثیر تعداد میں شریک علما اور عمائدینِ اسلام نے بورڈ کے حوالے سے تفصیلی بحثیں کیں اور الجامعۃ الاشرفیہ کی پیش کردہ تمام تجاویز پر اتفاقِ رائے سے مہرِ تصدیقات ثبت کیں۔ نیز مرکزی وزیر فروغ انسانی وسائل سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ مسودہ میں ترمیم کر کے جامعہ اشرفیہ کی تجاویز شامل کی جائیں اور مسلم اقلیتوں کے تعلیمی مسائل کا صحیح حل پیش کریں۔

از: مولانا محمد شاھد القادری
معاون سکریٹری جنرل مجلس علماے مغربی بنگال

رضا اکیڈمی کے اجلاس میں علمائے ممبئی کا متفقہ فیصلہ

امت کے نام نہاد قائدین اب تک اپنی جیب اور اپنے منصب کو دیکھ کر فیصلے کرتے رہے ہیں، جس کی وجہ سے امت ہر نفع سے دور ضرر کا شکار رہی ہے۔ مرکزی مدرسہ بورڈ کا قضیہ مدارس اور اساتذہ کی ترقی کے لیے جب سامنے آیا تو بعض انھیں قائدین نے اپنے مفاد اور انا کو ٹھیس پہنچتی دیکھ کر اسے ٹھکرا دیا اور حکومتوں کی نیتوں پر شبہات پیدا کر کے مسلمانوں کی فلاح و ترقی کے اس منصوبے کو دیدہ دلیری کے ساتھ نامنظور کرانے پر آمادہ ہو گئے۔ ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی عمومی ترقی کے لیے مرکزی مدرسہ بورڈ کی تشکیل کرے۔ ہندوستان کی اکثریت حکومت کے اس فیصلے کا استقبال کرے گی۔

بحوالہ مسلم ٹائمز ممبئی
۲۱/ تا ۲۷/ دسمبر ۲۰۰۹ء

سنی کانفرنس مراد آباد کا پرزور مطالبہ

سنی کانفرنس مراد آباد سے خطاب کرتے ہوئے مولانا توقیر رضا خاں صدر اتحادِ ملت نے کہا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ جدید اور آل انڈیا کو آرڈی نیشن کمیٹی کے ذریعہ دی گئی ترمیمات اور طلب کردہ وضاحت کے ساتھ مرکزی مدرسہ بورڈ کے قیام کو یقینی بنایا جائے۔

میڈیا انچارج: سید بابر اشرف
آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ، کچھوچھہ شریف